خواتین پر گھریلو تشدد میں کمی یا اضافہ؟

خواتین پر گھریلو تشدد ایک حقیقت ہے ،اس سے انکار ممکن نہیں۔اس تشدد کی کئی ایک سماجی وجوہات ہیں۔ایسا نہیں کہ اس تشدد کا تدارک ممکن نہیں۔جہاں قانون سازی کی ضرورت ہوتی ہے،وہاں تعلیم کا کردار بہت اہمیت رکھتا ہے۔یہاں اس پہلو کے جائزے کی ضرورت ہے کہ ہمارے ہاں وقت کے ساتھ ساتھ خواتین پر گھریلو تشدد میں کمی واقع ہورہی ہے،یا پھر اضافہ دیکھنے میں آرہاہے۔؟اس ضمن میں پاکستان میں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ خواتین پر گھریلو تشدد میں کمی واقع ہوئی ہے،جبکہ کچھ کا خیال ہے کہ کمی کے بجائے اضافہ ہوا ہے۔جبکہ کچھ ایسے بھی ہیں،جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اس میں کوئی زیادہ فرق نہیں آیا ہے۔اسی حوالے سے یہاں گیلپ و گیلانی پاکستان کے ایک سروے کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔مذکورہ سروے کے خواتین پر تشدد میں کمی اور اضافہ سے متعلق پہلو پر روشنی بھی ڈالی گئی ہے،سروے کے مطابق تشدد میں اضافہ خیال کرنے والوں کی شرح 34 فیصد ،کمی ظاہر کرنے والوں کی شرح 35 فیصد جبکہ کوئی بڑا فرق قرار نہ دینے والوں کی شرح 31 فیصد تھی۔گیلپ و گیلانی کا یہ سروے 2016 کا ہے۔یہاں تشدد میں اضافہ و کمی قرار دینے والوں کی شرح میں ایک فیصد کا فرق ہے۔پاکستان کی وزارتِ صحت کے 2017 اور 2018 میں کرائے گئے ’پاکستان ڈیموگرافک اینڈ ہیلتھ سروے‘ کی بات کریں تو اُس کے مطابق 28 فی صد خواتین کو 15 سال کی عمر سے کسی نہ کسی مرحلے پر جسمانی تشدد کا سامنا کرنا پڑا۔

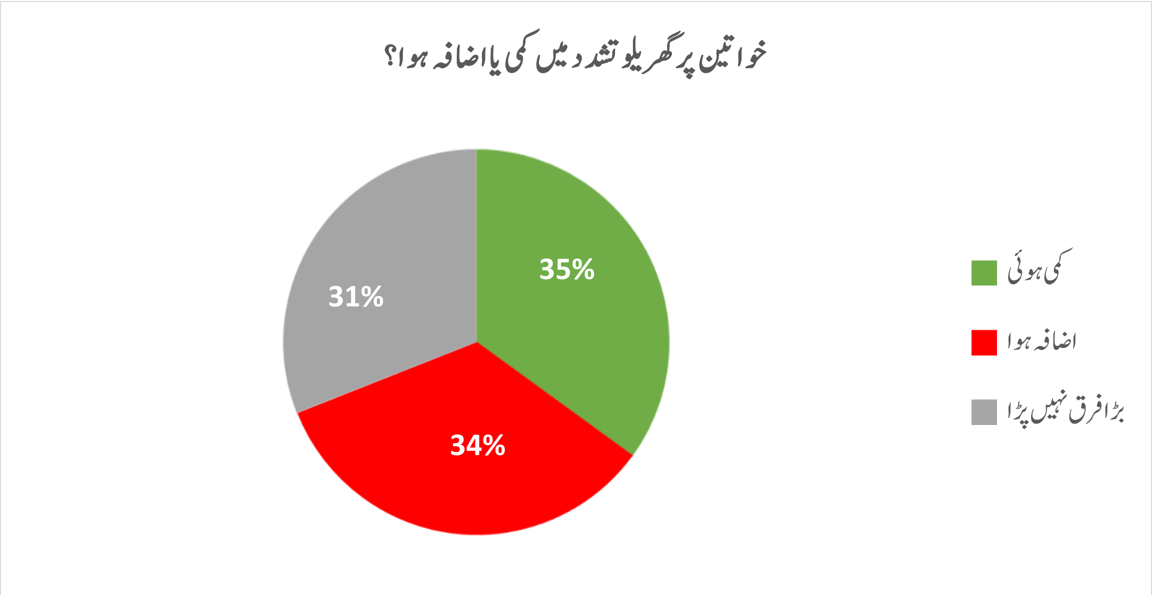

واضح رہے کہ 2022 میں، اُس وقت کے وزیر برائے انسانی حقوق میاں ریاض حسین پیرزادہ نے پارلیمنٹ کو بتایا تھا کہ خواتین کے خلاف قتل، تشدد، غیرت کے نام پر قتل، تیزاب پھینکنے، ونی، جنسی وجسمانی ہراسگی، زنا بالجبر، گینگ ریپ، حراستی تشدد اور اغوا سمیت کئی جرائم ہوئے۔ 2019 میں ایسے جرائم کی تعداد تقریباً 25 ہزار 3 سو 89 تھی، 2020 میں 23 ہزار 7 سو 89 جبکہ 2021 میں 14 ہزار 1 سو 89 تھی۔ 3 سالوں کے یہ اعدادوشمار ایک خوف ناک کہانی پیش کرتے ہیں، مگر 3 سالوں کے جائزہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سال بہ سال، تشدد کے واقعات میں کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ تاہم مجموعی طور پر ان سالوں میں 63 ہزار سے زائد واقعات رُونما ہوئے، جن میں خواتین پر گھریلو تشدد سمیت دیگر ہر طرح کا تشدد کیا گیا تھا۔ ماہرین کا خیال ہے کہ پاکستان میں خواتین پر تشدد کے واقعات کی روک تھام کے لیے کئی قوانین موجود ہیں لیکن ان پر موئثر عمل درآمد ایک بڑا چیلنج رہا ہے۔

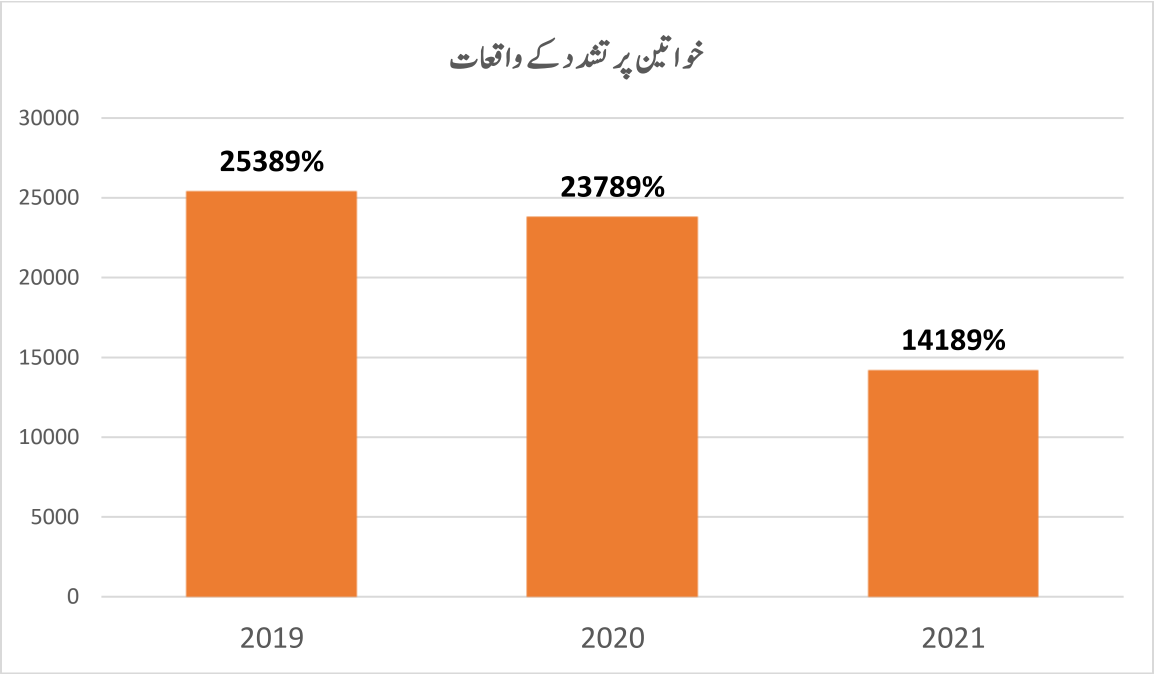

ہمارے سوشل فیبرک میں تشدد ایک حقیقت ہے۔ چاہے یہ خواتین پر ہو، یا جنس کے اختصاص کے بغیر ہو۔ خواتین اگرچہ اس تشدد کی لپیٹ میں زیادہ رہتی ہیں۔ گیلپ و گیلانی پاکستان کے سروے میں ایک سوال اس طرز کا بھی تھا کہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ خواتین کے ساتھ ساتھ مرد بھی گھریلو تشدد کا شکار ہو رہے ہیں، جبکہ دیگر کا کہنا

ہے کہ ایسا نہیں ہے۔اس بارے میں آپ کی کیارائے ہے؟مذکورہ سروے کے اس سوال کے جواب میں 50 فیصد کا جواب ہاں میں اور 49 فیصد کا جواب نہیں میں تھا۔

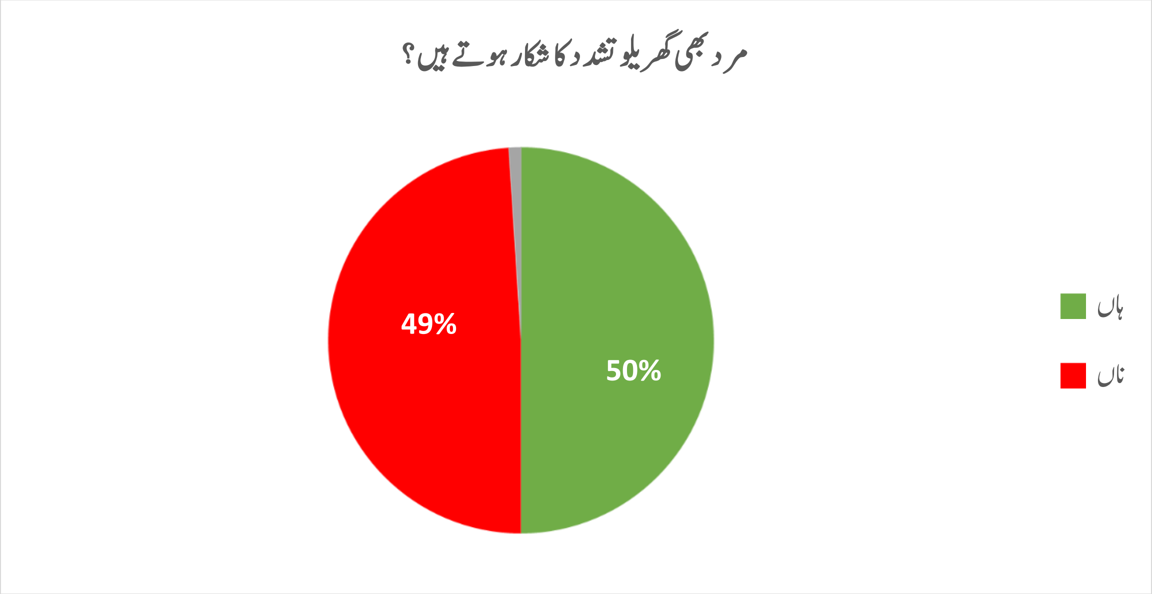

سروے کا مذکورہ پہلو بہت ہی دلچسپ اور حیران کن اعدادوشمار پیش کرتا ہے۔عمومی طور پر دیکھا گیا کہ مردوں پر گھریلو تشدد،اُن معاشروں میں زیادہ ہوتا ہے جہاں خواتین کو ریاستوں کی جانب سے بہت زیادہ حقوق میسر ہوتے ہیں،صاف ظاہر ہے یہ معاشرے تیسری دُنیا کے تو ہو نہیں سکتے۔لیکن پاکستان کے تناظر میں 50 فیصد لوگوں کا ہاں میں جواب،ایک الگ ہی کہانی کو پیش کرتا ہے۔

سروے کا ایک سوال تھا کہ حال ہی میں پنجاب اسمبلی نے خواتین کے تحفظ کا بل منظور کیا ہے،جس کا مقصد گھریلو تشدد،معاشی استحصال اور سائبر کرائمز سے خواتین کو محفوظ بنانا ہے۔اس بل کے مطابق،تشدد کا شکار ہونے والی خواتین کو گھر سے نکالا نہیں جائے گا اور تمام اخراجات مرد برداشت کریں گے۔کیا آپ نے اس بل کے بارے میں کچھ سنا یا پڑھا ہے؟اس کے جواب میں ہاں کہنے والوں کی شرح 44 فیصد جبکہ نہ کہنے والوں کی شرح 55 فیصد تھی۔یعنی جو اس بل کے بارے کسی طرح کی کوئی آگاہی نہیں رکھتے تھے،اُن کی شرح 55 فیصد تک تھی۔اُس وقت 55 فیصد لوگ اس بِل کے بارے لاعلم تھے،ضرورت اس اَمر کی تھی کہ جب قانون سازی ہو تو اُس کی مناسب تشہیر بھی ضروری ہوتی ہے۔

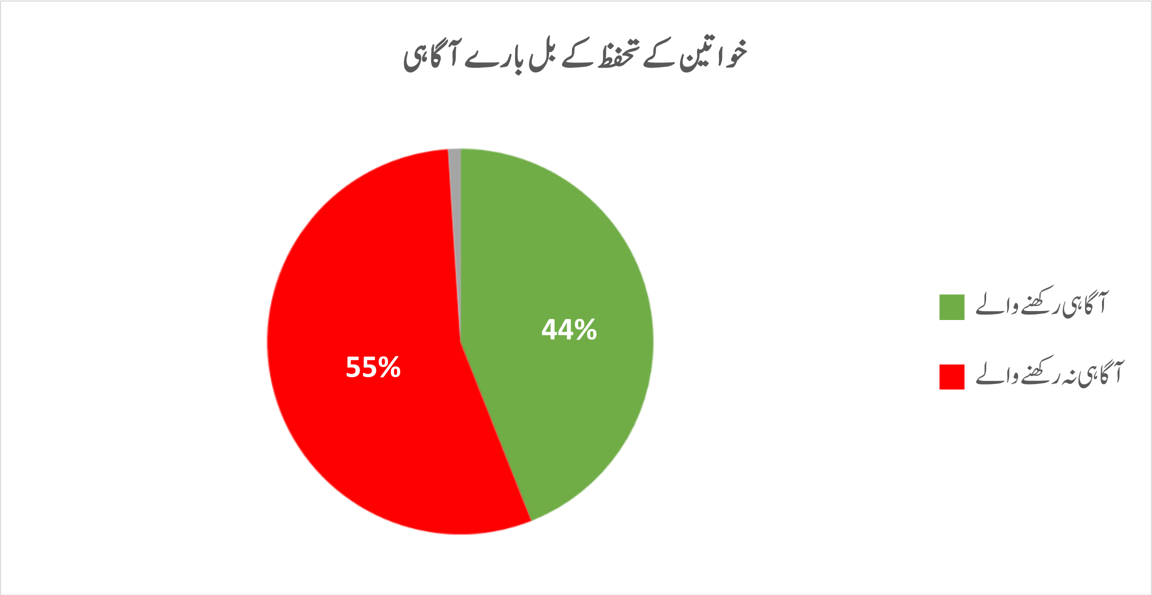

تاہم اہم پہلو یہ بھی ہے کہ خواتین کے حقوق سے متعلق قانون سازی کو لوگ کیسا دیکھتے ہیں؟ سروے کا ایک سوال،اس پہلو کا احاطہ کرتا ہے۔

سوال یہ تھا کہ براہ کرم بتائیں کہ مجموعی طور پر اس بل کے بارے میں آپ کی کیارائے ہے؟

اس کو بہت اچھا قرار دینے والوں کی شرح 20 فیصد تھی، محض اچھا قرار دینے والوں کی شرح 35 فیصد تھی،اس کو مناسب قرار دینے والوں کی شرح 26 فیصد جبکہ برا اور بہت برا قرار دینے والوں کی شرح بالترتیب 14 اور 5 فیصد تھی۔برا اور بہت برا قرار دینے والوں کی مجموعی شرح 19 فیصد رہی،باقیوں کے نزدیک یہ بل بہت اچھا،اچھا اور مناسب تھا۔

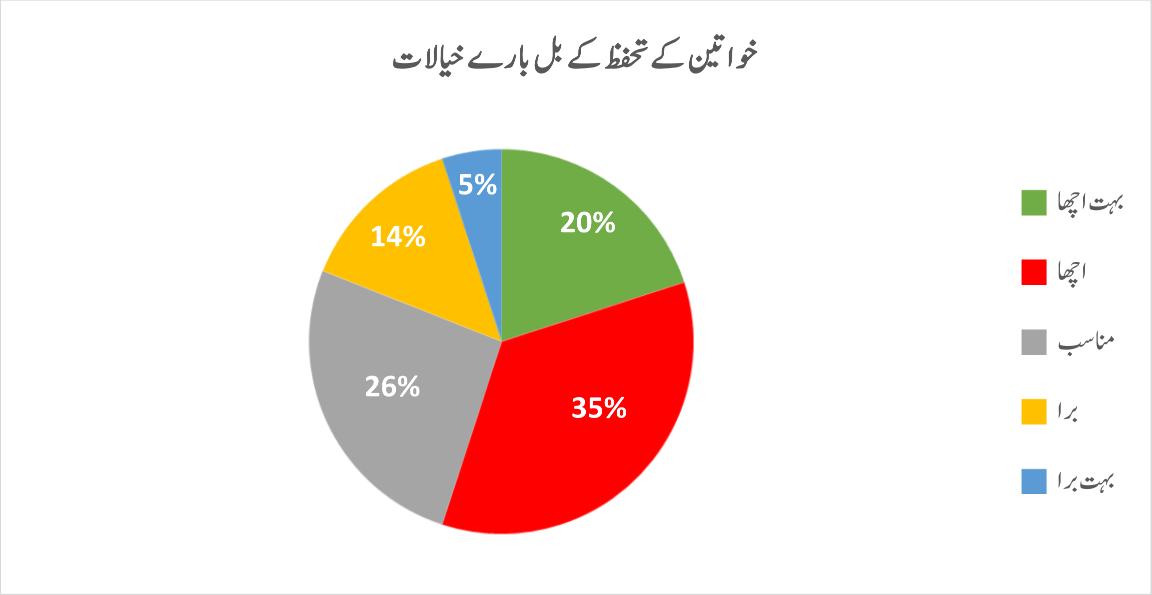

پاکستان کے لوگوں سے یہ بھی جاننے کی کوشش کی گئی کہ مذکورہ بل کی افادیت کیسی رہے گی؟اس سوال کہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اس بل کی وجہ سے خواتین پر گھریلو تشدد جیسے جرائم میں کمی آئے گی، جبکہ دیگر کا کہنا ہے کہ اس سے جرائم پر کوئی فرق نہیں پڑے گا، بلکہ یہ ان میں اضافے کا سبب بنے گا۔ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟کے جواب میں اضافہ قرار دینے والوں کی شرح 20 فیصد تھی، کمی آئے گی، ایسا کہنے والوں کی شرح 48 فیصد تھی جبکہ کوئی خاص فرق نہیں پڑے گا، سمجھنے والوں کی شرح 31 فیصد تھی۔ اگر اُوپر دیئے گئے تین سال کے اعدادوشمار کی بات کی جائے تو اُس کے مطابق تشدد میں کمی دیکھنے کو ملی۔

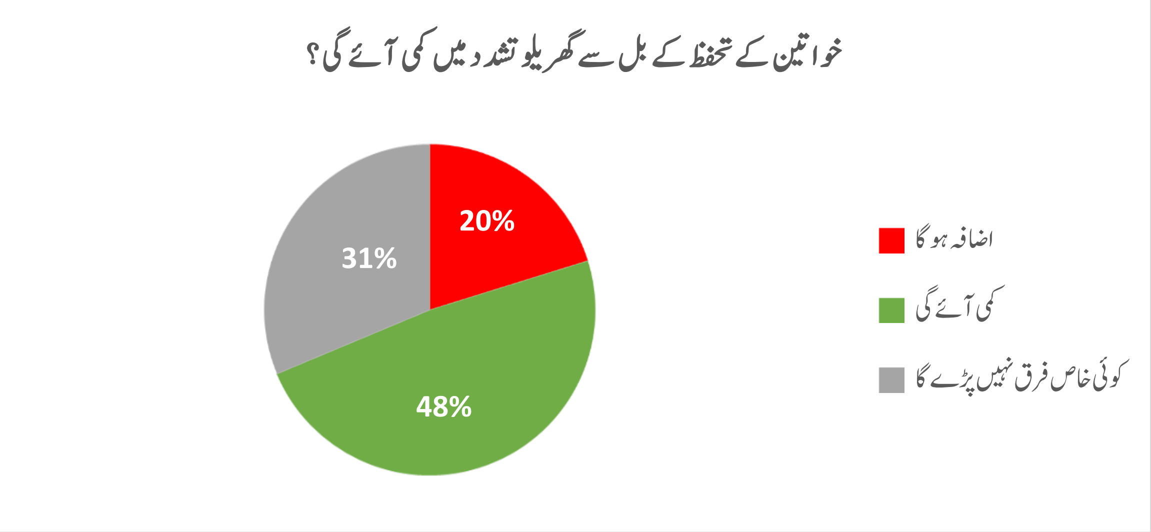

ایک سوال یہ بھی تھا کہ براہ کرم بتائیں کہ خواتین کے تحفظ کے بل کی منظوری پاکستان کی ترقی اور اس کے بہتر مستقبل کی تشکیل کے لیے کس حد تک اہم ہے؟اس کے جواب میں 31 فیصد نے بہت زیادہ اہمیت کا حامل قرار دیا، 29 فیصد نے کسی حد تک، اہمیت کا حامل قرار دیا۔ 21 فیصد نے کسی حد تک غیر اہمیت کا حامل جبکہ 18 فیصد نے ہرگز کسی اہمیت کا حامل نہیں قرار دیا۔

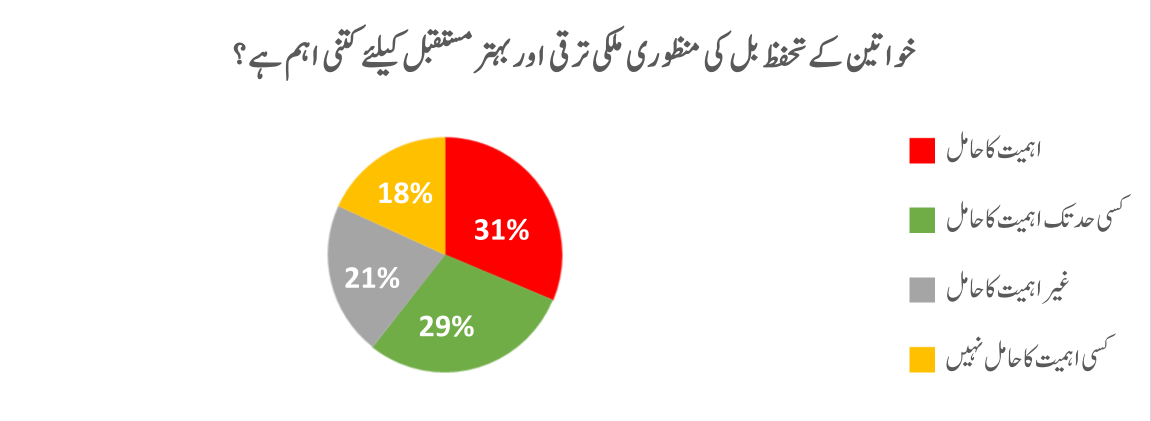

اس میں کوئی دوسری رائے نہیں کہ ہر طرح کے تشدد سے پاک ماحول میں تخلیقی صلاحیتوں کو جِلا ملتی ہے اور تخلیقی صلاحیتیں، ترقی کے زینوں کو انسانی قدموں کے نیچے لے آتی ہیں۔